فرمان نمبر 65

فرمان مبارک

راجکوٹ 21-10-1903

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تم ابھی انسان کی شکل میں ہو۔ اُس میں کیسے کیسے فائدے ہیں اُسکا خیال کرو۔ تم ہوا کی شکل میں نہیں ہو اسی طرح پانی کی شکل میں بھی نہیں ہو۔ پانی ہوتا ہے وہ بہتے بہتے دریا کی شکل میں چلا جاتا ہے۔ ہوا بھی اسی طرح ہے۔

تم انسان ہوئے تب تمہیں جنم مرن ہے۔ انسان جنم مرن کے درمیان گھومتا رہے اُس میں کیا فائدہ ہو؟ دنیا میں پیدا ہو کر کھایا' پیا' پہنا اور بچے پیدا کیئے۔ دنیا کے راستے میں آئے اور گئے یہ کام تو حیوان بھی کرتے ہیں تب انسان کی فضیلت کیا؟ وہ سمجھنا چاہیئے۔

عبادت ہے وہ ہمیشہ کی ورزش اور تعلیم ہے۔ اگر تم ایک آدھ مہینہ عبادت نہیں کرو گے تو آہستہ آہستہ ورزش بھول جاؤ گے ورزش نہیں کرو گے تو پہلوان نہیں ہو گے۔ جسم مفلوج ہو جائیگا یعنی کہ سست ہو جائے گا۔ تمہارے جسم میں روح ہے اُسکی ورزش عبادت ہے۔

اگر تم جماعت خانے نہیں جاؤ گے تو عبادت کی ورزش کیسے ہو گی؟

جماعت خانے کے معنی یہ نہیں ہے کہ ایک بڑا بنگلہ بنا کر بیٹھ گئے۔ یہ کوئی قدرتی تخلیق نہیں ہے۔ جب چھوٹی جماعت میں سے بڑی جماعت ہوتی ہے تب اُسے بڑی

جگہ چاہیئے' اور چھوٹی جماعت ہو تب چھوٹی جگہ چاہیئے۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جماعت خانہ ایک گھر ہے جو عبادت کیلئے ضرور ہونا چاہیئے۔ کوئی بھی گھر بند گی کیلئے لو' وہ کرائے پر لینا' اگر کرائے پر نہ لیا جائے تو کوئی بھی گھر ہونا چاہیئے' وہاں جاکر عبادت کرنی چاہیئے۔ عبادت کرنے سے تمہیں فائدہ ہوگا یعنی تمہارا شوق اور دل کی خوبی بڑھتی رہے گی۔

تم ہوشیار رہو اور حق سے چلو۔ انسان کو دل میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ چند درجات تک پہنچ کر رُک جائے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک وقت میں راضی نہیں ہو جاتا۔ مومن کی نگاہ ہمیشہ بلندی پر جانے کی ہوتی ہے۔ مومن کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ میں فرشتہ بن جاؤں اور جبریل کے درجے پر پہنچوں۔ دنیا کی قوت ایسی نہیں ہے کہ اُس درجے تک پہنچ سکے مگر دل وہاں پہنچ سکتا ہے۔

تم دل سے تہیہ کرو اور پاک ہو۔ انسان کس طرح پاک ہوتا ہے؟ آنکھ 'کان' ناک منہ سب پاک ہو تب روح بلندی پر پہنچ سکے۔

کتا جب کاٹتا ہے تب اُسکا منہ بند کیا جاتا ہے۔ دوسرے حیوان کا منہ بھی بند کیا جاتا ہے اسی طرح انسان کا منہ بھی فرمان سے بند کیا جائے تو بند ہوتا ہے۔ حقیقی انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ انسان کا منہ نہیں باندھو گے پھر بھی وہ نہین کاٹتا۔ حقیقی مومن کا دل کسی کو کاٹنے کو نہیں چاہتا کیونکہ وہ کاٹنے سے خوش نہیں ہے' مگر ایسے ساری دنیا میں چند ہی مل سکیں گے۔ تمہارا منہ کھلا ہو پھر بھی تمہیں کاٹنا نہیں چاہیئے۔ تم کسی کو کاٹنے کا خیال بھی نہ رکھو۔

ہم جو فرامین فرماتے ہیں وہ جواہر جیسے ہیں۔ جب تمہیں فرصت ملے تب ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔ جب ہم فرمان کیلئے منہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والا مومن ہو وہی ان موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُسے کیا چیز ملی ہے مگر تم نادان ہو۔ عیسیٰ پیغمبر نادان سے دور بھاگ گئے تھے۔ ایسے نادان تم ہو۔ تب موتیوں کے ڈھیر میں سے تم کیا فائدہ حاصل کر سکو گے ؟

دنیا دو دن کی ہے اُس میں عبادت کر کے پاک بننے کا خیال رکھو۔ حقیقی مومن صرف رمضان کے مہینے میں ہی روزہ نہیں رکھتے انہیں تو تین سو ساٹھ دن ہمیشہ روزے ہوتے ہیں۔ تین سو ساٹھ دن میں ایک بھی بد کام نہ ہو وہ روزہ ہے۔ کسی کو اذیت نہ دینی وہ روزہ ہے۔

یہ روزہ نہیں کہ منہ بند کر کے کھانا نہیں کھانا اور دوسرے گناہ کے بد کام کرنے۔ یہ خیال کے روزنے ہیں۔ ہمیشہ خیال کر کے سوچو۔ ایسا خیال رکھنا کہ تمہارے دل میں کوئی بَد خیال پیدا نہ ہو۔ اسی طرح کسی سے حسد کرنے کا خیال دل میں نہ آئے۔

بندگی اپنا دل صاف رکھ کر کرنی چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ دو سال عبادت کرنے کے بعد مغروری پیدا ہو۔

دو سال یا بیس سال بندگی کر کے اگر مغروری پیدا ہو گی تو فوراً ہی انسان مٹ کر شیطان بن جاؤ گے۔

جو کوئی اپنے پاک و صاف دل سے عبادت کرے گا وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت

موسیٰ پیغمبر جیسا بنے گا۔ اتنا ہی نہیں مگر ان سے بھی اعلیٰ درجے پر پہنچے گا۔ عیسیٰ اور موسیٰ نبی کے درجے پر وہ ہو سکتا ہے کہ جس شخص کی زندگی پوری ہونے تک اسکے تمام خیالات پاک ہوں۔ جس کا دل پاک ہو اور جس کا روح دن رات خداوند تعالیٰ کے ساتھ ملاپ کرتا ہو۔ ایسے لوگ اپنی ہمت سے اعلیٰ درجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ تم سب ایسے نہیں ہو کہ عیسیٰ یا موسیٰ جیسے ہو سکو لیکن اگر تم دن بدن تھوڑے زیادہ اچھے ہو۔ ایک ایک قدم' ایک ایک انچ' ذرا بھی آگے بڑھو گے پھر بھی ہم فائدہ سمجھیں گے۔

ایسا نہ ہونے پائے کہ دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ۔ کئی لوگ راستے میں آگے چلتے ہیں اور پھر دو قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اگر اس طرح ہو تو سوچو کہ جہاں پہنچنا ہے وہاں کس طرح پہنچا جا سکتا ہے؟

تم کانگوا بھرتے ہو اسکی معنی یہ ہے کہ تم ہماری بیعت کرتے ہو کہ ہمارے حکم سے کبھی بھی باہر نہیں جاؤ گے۔ ایسا قول کر کے پھر ہمارے ساتھ نہیں چلتے' ہمارے فرامین پر نہیں چلتے تو اس سے تو کانگوا نہیں بھرنا اور قول نہیں دینا وہی بہتر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تم بیعت کرتے ہو کہ ہم تمہارے تابع ہوئے۔ یہ قول توڑ دو تب تو یہ مذاق ہوا۔ تم مذاق کرنے کیلئے تو نہیں آتے؟

ہماری یہاں تشریف آوری کے باوجود تم ویسے کے ویسے رہ جاؤ تب ہم یہاں تشریف لائے اور تم بھی یہاں آئے اُسکا کیا فائدہ؟ تم بہت محنت کر کے یہاں آئے ہو اور ہم جو میوے دیتے ہیں وہ کھائے بغیر ویسے کے ویسے ہی گھر واپس جاؤ تب

محنت کر کے یہاں آنے کا کیا پھل ؟

تم عقل سے سوچو۔

تمہارے گاؤں جا کر عبادت زیادہ کرنا۔ ہمت بہت رکھنا۔ زیادہ ایک دل ہو کر چلنا۔ سرکار صاحب کی خدمت بہت کرنا۔ تمہارے بچوں میں علم دین کا پھیلاؤ کرنا۔

جو کوئی ہمارے دین میں سے نکل جاتا ہے اور اپنے خیال دوسری جگہ دوڑاتا ہے وہ بے علم ہے اُسے دین علم کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ وہ معنی نہیں سمجھتے اور جو میوہ ہم دیتے ہیں وہ نہیں کھاتے وہ میوے کو نہیں پہچانتے کیونکہ وہ میوہ انہوں نے کبھی کھایا ہی نہیں اُسی طرح ان کے والدین نے انہیں میوہ چکھایا ہی نہیں۔ ایسے انسان کو کوئی جیسا بھی فریب دے گا اور جو بھی کھانے کو دیگا تو وہ فوراً کھا جائیگا۔

بچوں کے والدین ایسا کام نہ کرے کہ جس سے وہ ایسے گناہ کے لائق بنے۔ تم بچوں کو دین سے واقف گار نہیں کرو گے تو وہ خراب ہو کر دوسروں کے دین میں جائیں گے۔ اُس میں بچے کا قصور شمار نہیں ہو گا مگر والدین کا قصور شمار ہو گا۔ نیز والدین کے قصور کے علاوہ جس جماعت کے مکھی کامڑیا نے خیال نہیں رکھا ہو گا اُس کا بھی قصور شمار ہو گا۔ ایسے دین سے ناواقف گار لوگ دین میں سے نکل جائیں اس کے آدھے گناہ اُسکے والدین پر ہیں اور آدھے گناہ مکھی کامڑیا اور جماعت کے عملداران کے اُوپر ہیں کیونکہ انہوں نے محنت نہیں لی۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں انکی روحانی کو نصیحت کے بول سمجھانے چاہیئے۔ وہ ایسا نہ کہیں دین کے بول ہماری روحانی کو نہیں سُنائے گئے تھے۔ دین اور نصیحت کے جو بول انکی

روحانی کو پہنچنے چاہئیں وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا ہے۔

تمہارے دین میں اور دوسروں کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے ؟ تم خیال کرو۔ تمہارا دین ''روحانی'' ہے اور دوسروں کا دین ''جسمانی'' ہے۔ روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے ؟ وہ مُکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُنکی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

جس شخص نے آم جیسا اچھا میوہ نہیں کھایا وہ شخص لہسن' پیاز' آلو' ٹماٹر ایسی ایسی چیزیں کھائے گا اور بہت پسند کرے گا۔ اُسے کچھ بھی فرق نہیں لگے گا جس شخص کے منہ میں آم جیسی چیز نہیں گئی وہ شخص پیاز آلو کیوں نہیں کھائے گا؟ اس لئے بچوں کو خاص دین علم ''گناہ کی تعلیم دینی چاہئے۔

تمہیں ہنسی کیوں آتی ہے ؟ تم دنیا میں بیٹھے ہو تو تمہیں دل سے رونا چاہئے۔ آج ہم نے ایسے فرامین کئے ہیں وہ تمہارے دل میں نقش کرنے جیسے ہیں وہ نقش کئے ہیں ؟ ہمارے دین میں ہمیشہ آم ہیں۔ اور دوسرے میوے ہیں وہ گھٹیا ہیں۔ تم تمہارے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اچھے میوے کھاؤ۔ تمہارے بچوں کو بھی اچھے میوے کھانے کیلئے یاد دھانی کراؤ کہ یہ اچھے میوے کھائیں اور یہ اچھے میوے کھانے چاہئے۔ تم آخرت کے میوے کھاؤ۔ دل اس میوے کو سمجھ سکتا ہے۔''